اُردو خلاصے

گجرات (ہند) میں سلسلہ چشتیہ کی ترویج واشاعت میں صوفیہ کا کردار

محمد ظہیر بابر/احسان احمد

سلسلہ چشتیہ برصغیر پاک وہند کے معروف صوفی سلسلوں میں سے ایک ہے۔ اس سلسلے کے بانی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری ہیں۔ گجرات (ہند) میں سلسلہ چشتیہ کا آغاز شیخ کمال الدین علامہ سے ہوا۔ آپ خواجہ نصیرالدین چراغ دہلوی کے خلیفہ تھے۔ گجرات میں سلسلہ چشتیہ کی تاریخ کے گہرے مطالعہ سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اس سلسلے سے وابستہ صوفیہ کرام نے تبلیغ اسلام اور تعلیمات چشتیہ کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کیا۔ شیخ علم الدین چشتی، شیخ محمود چشتی، شیخ یعقوب چشتی، شیخ بابو چشتی اور حضرت خوب میاں چشتی گجرات (ہند) میں سلسلہ چشتیہ کے بڑے صوفیہ ہیں۔

مولانا ظفر علی خاں کے نعتیہ اسلوب کی بنیادی جہات

محمد سرور حسین

مسلمانوں کے ہاں بولی جانے والی تقریباً تمام زبانوں میں نعت گوئی کی توانا روایت قدیم سے موجود ہے۔ آں حضور ﷺ سے عقیدت و محبت کا اظہار ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ ایک مسلمان شاعر کے لیے نبی اکرم ﷺ سے محبت و عقیدت کے اظہار کا سب سے موثر ذریعہ نعت گوئی ہی ہے۔ اردو میں نعت نگاری اردو زبان کے آغاز ہی سے پوری آب وتاب کے ساتھ موجود ہے۔ مولانا ظفر علی خاں معروف اردو نعت نگاروں میں سے ایک ہیں۔ وہ ایک بہترین مقرر، تحریک آزادی کے فعال سیاسی کارکن اور نڈر صحافی تھے۔ ان کی نعت گوئی کا انداز منفرد تھا۔ یہ مقالہ مولانا ظفر علی خاں کی نعت نگاری کے اسلوب کی بنیادی جہات کے حوالے سے ہے۔

فکر اقبال میں خواتین کا مقام

عظمیٰ یاسین

علامہ محمد اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں۔ انھوں نے اپنی زندگی بخش شاعری کے ذریعے اپنی قوم میں ایک نئی روح پھونکی۔ انھوں نے مسلمانان برصغیر پاک وہند کے احیا کے ضمن میں متنوع موضوعات پر شاعری کی۔ انھوں نے اپنے کلام میں نہ صرف نوجوانان ملت سے خطاب کیا بل کہ طبقۂ اناث کے فوز و فلاح کو بھی موضوع شعر بنایا۔ انھوں نے اپنی شاعری میں ایک خدا ترس اور خوش حال معاشرے

کے قیام میں خواتین کے کردار پر زور دیا۔ مقالے میں خواتین کے مقام و مرتبے کو فکر اقبال میں دیکھنے کی سعی کی گئی ہے۔

فارسی رباعیات کے منظوم اردو تراجم

ریاض احمد شاہد

ترجمہ تخلیق سے زیادہ دقت طلب کام ہے۔ نثری شاہ پارے کا ترجمہ مخصوص صلاحیت کا متقاضی ہوتا ہے۔ منظوم ترجمہ تو ایک بہت ہی تھکا دینے والا عمل ہے کہ اس میں مترجم کو اصل کی روح برقرار رکھنی ہوتی ہے نیز جس زبان میں ترجمہ کیا جا رہا ہے اس زبان کی نزاکتوں کو سامنے رکھ کر یہ عمل انجام دینا ہوتا ہے۔ اس مقالے میں حکیم عمر خیام، شیخ ابو سعید ابوالخیر اور سرمد کاشانی کے فارسی رباعیوں کے اُردو تراجم کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

عصر حاضر میں اُردو افسانے کے بدلتے رجحانات

محمد اعجاز تبسم

عصر حاضر میں اردو افسانہ ایک نئے عالمی شعور کو پروان چڑھانے میں معاون ثابت ہو رہا ہے۔ فنی پختگی کی یہ بلندی اسے علامتی انداز اختیار کرنے سے حاصل ہوئی۔ اردو افسانہ معاصر زندگی اور اس کو درپیش مسایل کی عکس بندی کی پوری صلاحیت رکھتا ہے۔ ثقافتی و سماجی اقدار و روایات، ثقافتی انتشار، اخلاقی تنزلی، دہشت گردی، عائلی زندگی کے بدلتے تقاضے اور رجحانات، جنسی بے راہ روی، بے حسی و خود غرضی، انا پرستی، جھوٹی شان و شوکت، متوسط طبقے کی تباہی، سماجی اور سیاسی مفادات، تنہائی، نفسیاتی خلفشار، بے روح زندگی، جلاوطنی کا احساس، خود ساختہ مذہبی عقائد وغیرہ معاصر اردو افسانے کے موضوعات ہیں۔

بیگم اختر ریاض الدین کے سفر ناموں میں افسانویت

روبینہ اللہ دتہ

بیگم اختر ریاض الدین اردو کی پہلی خاتون سفر نامہ نگار ہیں۔ سات سمندر پار اور دھنک پہ قدم ان کے وہ یادگار سفر نامے ہیں جن کی بہ دولت انھیں اردو کے ادبی حلقوں میں مقبولیت ملی۔ وہ دنیا کو ایک ذہین سیاح کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے سفر نامے معلومات اور سنجیدہ تجزیوں کے حامل ہوتے ہیں۔ انھوں نے مختلف مقامات کے خوب صورت قدرتی مناظر کو بہترین انداز میں پیش کیا ہے۔ وہ کسی

منظر کی جامد تصویر کشی کے بہ جائے، اسے تخلیقی زاویے سے دیکھتی ہیں۔ وہ حقیقت نگاری میں کسی پس وپیش سے کام نہیں لیتیں۔ مشرقی عورت ہونے کے باوجود ان کے خیالات مردوں جیسے ہیں۔ انھوں نے واقعات، مشاہدات، تجربات اور خیالات کی تعبیر کے لیے رومانوی اور افسانوی اسلوب اپنایا ہے۔

اردو غزل کی معنوی و جمالیاتی ہیئتیں

عدنان بشیر

اردو غزل کی ہیئت میں تجربات اگرچہ بیسویں صدی کے دوسرے نصف میں ہوئے لیکن اس کی معنوی اور جمالیاتی ہیئتیں ابتدا سے ہی سامنے آتی رہیں۔ ولی دکنی سے لے کر موجودہ عہد تک بھی اس کی ہیئت سے چھیڑ چھاڑ کیے بغیر غزل کے داخلی مزاج کو بدلنے کی کوششیں موضوعات اور اسالیب کی سطح پر بھی ہوئیں اور غزل کی ہیئت میں رہتے ہوئے ہی دیگر اصناف سے قریب تر لانے کے لیے اس میں داخلی نوعیت کے تجربات بھی کیے گئے۔

سعید احمد اختر کی غزل میں موضوعاتی تنوع

حُسین محمود

سعید احمد اختر کا شمار اُردو کے معاصر معروف شعرا میں ہوتا ہے۔ شاعری پر ان کے بارہ سے زاید کتابیں ہیں۔ اختر نے اُردو کے ساتھ ساتھ انگریزی میں بھی شعر کہے۔ ان کے ہاں موضوعاتی تنوع کی ایک بہار دیکھنے کو ملتی ہے۔ انھوں نے جہاں شاعری کے کلاسیکی اصولوں کی پاس داری کی وہیں معاصر شعری رجحانات کو بھی ملحوظ رکھا۔ بہ ظاہر اختر کی غزل پر سوگواری فضا غالب نظر آتی ہے لیکن در حقیقت وہ مایوسی اور پراگندگی کو کم ہی سراہتے ہیں بل کہ وہ ایک روشن مستقبل کی طرف سفر جاری رکھتے دکھائی دیتے ہیں۔

مختصر کہانی: افسانوی ادب میں نئی جہت (تحقیقی جائزہ)

منیر عباس سپرا

عالمی ادب میں مختصر تر کہانی مختلف ناموں مثلاً فلیش کہانی، مائکرو کہانی وغیرہ کے ساتھ ایک معروف صنف ادب بن چکی ہے۔ اگرچہ اردو میں پہلے ہی سے مختصر کہانی کے آثار لوک کہانیوں اور داستانوں میں موجود ہیں مگر موجودہ شکل میں یہ زیادہ تر انگریزی سے بہ راہ راست اخذ واستفادے کے نتیجے کے طور پر

سامنے آئی ہے۔ اردو میں اس کا آغاز منٹو کے ''سیاہ حاشیے'' مطبوعہ ۱۹۴۸ء سے ہوا۔ منٹو کے بعد جوگندر پال اور پھر ان کے بعد اس صنف میں طبع آزمائی کرنے والوں کی ایک طویل فہرست ہے، بعض کے اسما یہ ہیں: ڈاکٹر مظفر حنفی، ڈی ایچ شاہ، ترین سنگھ، ڈاکٹر عظیم راہی، عباس خان، منشا یاد، پرویز بلگرامی، انور رحیم، ڈاکٹر اخلاق گیلانی، دیپک بدکی، قیصر نذیر خاور، مبشر علی زیدی اور سید ماجد شاہ وغیرہ۔ آج کل سو الفاظ پر مشتمل کہانی بھی اردو میں مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔

سلینگ اور پنجابی سلینگ

احمد شہزاد

دنیا کی ہر زبان میں معیاری الفاظ کے علاوہ سلینگ الفاظ بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ الفاظ اس صورتِ حال کو بیان کرنے میں معاون ہوتے ہیں جس سے معیاری الفاظ قاصر رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سلینگ الفاظ ہر زبان میں راہ پا جاتے ہیں اور بہت ممکن ہے کہ وقت گزرنے پر وہی الفاظ درجہ معیار کو پا لیں۔ دیگر زبانوں کی طرح پنجابی میں بھی سلینگ الفاظ بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔ مقالے میں مختصراً سلینگ کی بنیادی ہئیت کی وضاحت کے ساتھ ساتھ کانٹ، جارگن اور آرگو کی لسانی اصطلاحات میں فرق بھی واضح کیا گیا ہے۔ ابھی تک پنجابی میں سلینگ پر باقاعدہ کام سامنے نہیں آیا، اس لیے مقالے کے آخر میں پنجابی سلینگ الفاظ مع معانی بہ طور نمونہ شامل ہیں۔